اربعین نیر

مصنف:- علامہ ابو الرضا اللہ بخش نیر مجددی چشتی

ناشر:- ادارہ تحقیقات اہل سنت نزد ڈگری کالج ملتان روڈ کبیروالا

0321-6875512 0344-7340410 0300-7892820

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد نصلی علی حبیبه الکریم وعلیٰ آله واصحابه اجمعین. امابعد

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

حدیث نمبر ا۔ صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۹ مترجم صفحہ ۱۹ باب ۸۔ حب الرسول ﷺ من الایمان۔ حدیث نمبر ۱۳۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس (ذات پاک) کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

حدیث نمبر ۲۔ ایک اور مرتبہ سرکار ﷺ نے اپنی محبت کو عین ایمان قرار دیتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے جو دلائل الخیرات صفحہ ۵۵، ۵۶، مطبوعہ کراچی میں بروایت حضرت انس بن مالک مروی ہیں۔

ارشادِ نبوی: قال رسول اللہ ﷺ لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہٖ ومالہ وولدہ ووالدہ والناس اجمعین۔ ترجمہ:۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میری ذات اسے اس کی جان، مال، اس کے بیٹے اور اس کے باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو۔

حدیث نمبر۳۔دلائل الخیرات مطبوعہ تاج کمپنی کراچی صفحہ ۵۹ پر سرکار ﷺ کا ارشاد ہے:الا لاایمان لمن لا محبة له۔ الالاایمان لمن لامحبة له الاَ لاایمان لمن لامحبة له، الا لاایمان لمن لامحبة له۔

ترجمہ:۔خبردار! اس کا ایمان نہیں جس کو میری محبت نہیں۔خبردار! وہ مومن نہیں جسے میری محبت نہیں۔خبردار! وہ ایمان دار نہیں جسے مجھ سے پیار نہیں۔

حدیث نمبر۴:۔امام بخاری رحمة الله علیہ نے ادب المفرد میں بہ سند صحیح یہ حدیث روایت کی:قال رسول الله حبک الشئی یعمی ویصم ۔ارشاد فرمایا کہ انسان کو جب کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ محبت اس کو (اپنے محبوب کا عیب دیکھنے سے) اندھا اور (محبوب کا عیب سننے سے) بہرا کر دیتی ہے۔

فائدہ: اگر کسی کو محبوب میں عیب ونقائص نظر آتے ہیں تو وہ اپنے دعوائے محبت میں جھوٹا ہے۔ (مقالات کاظمی صفحہ ۲۷۳ جلد۳)

حدیث نمبر۵:۔ جلاء الافہام صفحہ ۷۳،۷۴ طبرانی سے بہ سند روایت کیا ہے:

عن ابی درداء قال رسول الله ﷺ اکثروا الصلوٰة علیّ یوم الجمعة فانه یوم مشهود تشهده لیس من عبد یصلی علیّ الا بلغنی صوته حیث کان قلنا وبعد وفاتک قال وبعد وفاتی ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء. ذکره الحافظ المنذری فی الترغیب وقال رواه ابن ماجة باسناد جیّد۔

ترجمہ:۔طبرانی نے بہ سند صحیح کہا کہ ابودرداء رضی الله عنه سے مروی ہے حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو اس لیے کہ وہ یوم مشہود ہے اس

دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود شریف نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم صحابہ نے عرض کیا حضور آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں۔میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے۔اس حدیث کو حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا اور کہا کہ ابن ماجہ نے (سنن کے علاوہ اپنی دیگر کتب تاریخ وتفسیر وغیرہ میں) بہ سند جیّد روایت کیا۔ (مقالات کاظمی صفحہ ۶۴ جلد۲)

اس کی سند پر کلام کرنے والوں کا امام کاظمی نے ردّ بلیغ فرمایا (مقالات کاظمی صفحہ ۶۵ جلد۲)

حدیث نمبر۵:۔ ابوداؤد اور بیہقی نے روایت کی:عن اوس بن اوس الثقفی رضی الله عنه عن النبی ﷺ انه قال من افضل ایامکم یوم الجمعة فاکثروا علیّ الصلوٰة فیه فان صلاتکم تعرض علیّ قالوا یارسول الله وکیف تعرض علیک صلاتنا وقد ارمت یعنی بلیت فقال الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ۔ترجمہ:۔اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تمہارے سب دنوں سے افضل ترین جمعہ کا دن ہے جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ تو بوسیدہ ہو جائیں گے۔سرکار ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے۔

(مقالات کاظمی صفحہ ۲۳،۲۴،جلد۲)

حدیث نمبر ۷:۔ بیھقی نے شعب الایمان اوراصفہانی نے ترغیب میں روایت کی
کہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه قال.قال رسول اللہ ﷺ من صلی عند
قبری سمعته ومن صلی علیّ نائیا بلغته۔

ترجمہ:۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک (قلبی محبت کے قرب سے) مجھ پر درود شریف پڑھا
میں اسے خصوصی توجہ کے ساتھ خود سنتا ہوں اور جس نے (محبت سے خالی ہونے کی وجہ
سے) دور کی حالت میں مجھ پر درود شریف پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۸:۔محبت والے قریب اور محبت سے خالی دور ہیں حدیث سے تائید۔
(دلائل الخیرات صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ تاج کمپنی کراچی)

وقیل لرسول الہ ﷺ اریت صلوٰة المصلین علیک ممن غاب عنک
ومن یأتی بعدک ماحالھما عندک فقال اسمع صلاة اھل محبتی و
اعرفھم وتعرض علیّ صلوٰة غیرھم عرضاً۔

حضور علیہ السلام سے عرض کیا گیا آپ نے ان درود پڑھنے والوں کا حال دیکھا جو
(بظاہر) آپ سے غائب ہیں اور آپ کے پردہ فرمانے کے بعد ہوں گے ان دونوں
کا آپ کے نزدیک کیا حال ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل محبت (جو بظاہر دور اور بعد میں پیدا
ہوں گے ان دونوں کا درود میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں۔ان کے علاوہ دوسرے
لوگوں کے درود (خود سن تو سکتا ہوں مگر ادھر توجہ نہیں فرماتا وہ) مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۹:۔ دونوں (دور ونزدیک والوں) کا درود فرشتہ پیش کرتا ہے۔اس حدیث

کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ان کے علاوہ امام طبرانی وعقیلی وابن النجار اور ابن
عساکر ابوالقاسم اصبہانی نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ فرماتے
ہیں میں نے آقا ﷺ کو فرماتے سنا: ان اللّٰہ تعالیٰ ملکا اعطاء اسماع الخلائق
قائم علی قبری فما من احد یصلی علیّ صلاة الّا ابلغتھا۔

ترجمہ:۔بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ کریم نے تمام جہان کی بات سُن
لینے کی قوت عطا کی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے جو بھی مجھ پر درود شریف
عرض کرتا ہے یہ فرشتہ اسی وقت مجھ پر پیش کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر ۹:۔زرقانی علی المواھب میں اور عبدالرؤف مناوی شرح جامع
صغیر میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو ایسی قوت
عطا کی ہے کہ انسان اور جن اور ان کے علاوہ تمام مخلوقِ الٰہی کی زبان سے جو کچھ نکلتا
ہے اسے سب سننے کی طاقت ہے خواہ کسی بھی جگہ سے یہ آواز نکلے۔

فائدہ: جب ایک فرشتے حضور ﷺ کے دربان اور در کے خادم کو خدا نے یہ
طاقت بخش دی ہے تو حضور ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ کہ حضور ﷺ ہمارا درود خود سنتے
ہیں بالکل شرک نہیں۔

حدیث نمبر ۱۰:۔جلاء الافھام صفحہ ۳۷ مطبوعہ دارة الطباعة المنیریہ میں منکرین
کے پیشوا ابن قیم نے یہ حدیث پیش کی ہے:۔صلوا علیّ فی کل یوم الاثنین
والجمعة بعد وفاتی فانی اسمع صلوتکم بلاواسطة۔

ترجمہ:۔حضور علیہ السلام نے فرمایا سوموار اور جمعہ کو میرے وصال کے بعد زیادہ

درود شریف پڑھا کرو کیونکہ میں تمہارا درود بلا واسطہ سنتا ہوں۔ یہی حدیث مبارک
حافظ امام جلال الدین سیوطی نے اپنے کتاب انیس الجلیس صفحہ ۲۲۲ پر درج فرمائی۔

حافظ الحدیث اسے کہتے ہیں جسے ایک لاکھ حدیث متن اور سند سمیت زبانی یاد ہو۔

جب درود حضور ﷺ بلا واسطہ سنتے ہیں تو فرشتوں کے پیش کرنے کی حکمت محدث
دیو بند کی زبانی:۔ انور شاہ کشمیری شیخ الحدیث دارالعلوم دیو بند فیض الباری شرح
صحیح البخاری صفحہ ۳۰۲ جلد ۲ میں لکھتا ہے:

ترجمہ عبارت عربی:۔ جاننا چاہیے نبی کریم ﷺ پر درود پیش کرنے کی حدیث (حضور
کے) علم غیب کی نفی پر دلیل نہیں بن سکتی اگرچہ علم غیب کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ
نبی کریم ﷺ کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ متناہی کی نسبت غیر متناہی کی
طرح ہے کیونکہ فرشتوں کی پیش کش کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ درود شریف کے
کلمات بعینہ بارگاہِ عالیہ نبویہ میں پہنچ جائیں۔ حضور ﷺ نے ان کلمات کو پہلے جانا ہو
یا نہ جانا ہو۔ بارگاہِ رسالت میں کلمات درود کی پیش کش بالکل ایسی ہے جیسے رب
العزت کی بارگاہ میں یہ کلمات طیبات پیش کئے جاتے ہیں اور اس کی بارگاہ الوہیت
میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں کیونکہ یہ کلمات ان چیزوں میں سے ہیں جن کے ساتھ
ذات رحمٰن جل مجدہ الکریم کو تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ (درود و عمال کی) پیش
کش علم کے منافی نہیں۔ لہٰذا کسی چیز کا پیش کرنا کبھی علم کے لیے بھی ہوتا ہے اور بسا
اوقات دوسرے معانی کے لیے بھی اس فرق کو خوب پہچان لیا جائے۔ انتھی۔

(فیض الباری شرح بخاری از محدث دیو بند بحوالہ مقالات کاظمی صفحہ ۶۲ جلد ۲)

حدیث ۱۱:۔ ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے اپنی کتاب حیات الانبیاء
میں روایت کی۔ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال الانبیاء احیاء فی
قبورھم یصلون۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
انبیاء علیھم السلام اپنے مزارات میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۲:۔ اور صحیح مسلم میں بھی ہے۔ صحیح بخاری جلد اول
صفحہ ۵۰۶ مترجم مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی میں ہے: انی فرط لکم وانا شھید
علیکم وانی واللّٰہ لانظر الی حوضی الآن وانی اعطیت (مسلم میں قد
اعطیت ہے) مفاتیح خزائن الارض اومفاتیح الارض وانی واللّٰہ مااخاف
علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا۔

ترجمہ:۔ میں تمہارا آگے جانے والا آگے کا سامان ہوں اور میں تم پر گواہ یا نگران محافظ
یا حاضر و ناظر ہوں اور میں یہاں سے ابھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور زمین کے
خزانوں کی کنجیاں مجھے عطا کردی گئیں ہیں یا یہ فرمایا کہ زمین کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں
اور کہا مجھے اس بات کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے مگر مجھے ڈر ہے کہ
تم حصول دنیا میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگو گے (صحیح بخاری ومسلم)

فائدہ: معلوم ہوا حضور ﷺ کے حاضر و ناظر شفیع، مختار زمین کے خزانوں کا مالک
ماننا ہرگز ہرگز شرک نہیں۔

حدیث نمبر ۱۳:۔ صحیح بخاری صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ سعیدی کراچی۔ اور یہ حدیث

صحیح بخاری میں دوسرے مقامات پر اور ترمذی میں ایک مقام پر صحیح سند سے مروی ہے: عن ابن عمر قال (ﷺ) اللھم بارک لنا فی شامنا وفی یمننا قال قالوا وفی نجدنا قال قال اللھم بارک لنا فی شامنا وفی یمننا قالوا وفی نجدنا قال ھنالک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان۔

ترجمہ:۔ ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی یا اللہ ہمارے شام و یمن میں برکت نازل فرما، ابن عمر نے کہا لوگوں نے عرض کی ہمارے نجد کے لیے بھی دعا مانگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطانی گروہ یا شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔

فائدہ: جس گروہ کو نبی ﷺ شیطانی گروہ قرار دے ہم اسے صحیح نہیں مان سکتے۔

حدیث نمبر ۱۴:۔ صحیح بخاری مترجم صفحہ ۴۲۳ جلد ۱ مطبوعہ سعیدی کراچی۔

سرکار ﷺ نے صحابہ کو نماز کسوف پڑھائی صحابہ کرام نے اختتام نماز پر عرض کی: ہم آپ کو دیکھ رہے تھے کہ آپ کا دست کرم آگے دراز ہوتا تھا۔ فقال انی رأیت الجنة وتناولت عنقودا ولو اصبته لاکلتم منه مابقیت الدنیا وارید... الخ۔

ترجمہ:۔ آپ نے فرمایا: کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا اگر میں اسے لے لیتا تو تم اس سے اس وقت تک کھاتے جب تک دنیا قائم ہے اور مجھے دوزخ دکھایا گیا کہ آج کی طرح کا منظر میں نے کبھی نہ دیکھا تھا اور دوزخ میں زیادہ عورتوں کو دیکھا لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ ایسا کیوں ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے کفر کے سبب سے۔ کہا گیا: کیا وہ خدا کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا بلکہ شوہروں کی نافرمانی کرتی ہیں اور احسان کا شکر ادا نہیں کرتیں اگر ان میں سے

کسی کے ساتھ تم زندگی بھر احسان کرتے ہو اور وہ تم سے کچھ برائی دیکھے تو وہ کہیں گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

حدیث نمبر ۱۵:۔ مصنف شیخ اسماعیل حقی صفحہ ۳۷۰ جلد ۲، اور مدارج النبوۃ مصنفہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی: حضور علیه السلام نے ارشاد فرمایا: اول ماخلق الله نوری ثم خلق بما فیه من نوره۔

ترجمہ:۔ سب سے پہلے خدا نے میرے نور کو پیدا فرمایا پھر جملہ اشیاء جو عالم میں ہیں کو حضور ﷺ کے نور سے بنایا۔

حدیث نمبر ۱۶۔ مصنف شیخ اسماعیل حقی صفحہ ۳۷۰ جلد ۲۔ حضور علیه السلام نے ارشاد فرمایا: انا من الله والمومنون منی۔ میں اللہ (کے پیدا کردہ نور) سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۷:۔ مصنف شیخ اسماعیل حقی صفحہ ۳۷۰ جلد ۲، اور دیوبندی عالم اشرف علی تھانوی کی کتاب نشر الطیب میں ہے (بحوالہ احکام ابن القطان) ہے حضور علیه السلام نے فرمایا کہ میں آدم علیه السلام کی پیدائش سے ۱۴ ہزار سال پہلے اپنے رب کے حضور میں ایک نور تھا۔

فائدہ: دیوبندی مولوی تھانوی لکھتا ہے اس میں زیادہ کی نفی نہیں۔

حدیث نمبر ۱۸:۔ امام بخاری کے استاذ محدث عبدالرزاق نے اپنی جید سند سے جسے مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب میں نور محمدی کے ثبوت میں بطور پہلی حدیث نقل کیا۔ سرکار ﷺ نے فرمایا: یاجابر ان اللّٰہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور

نبیک من نورہ ۔اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء(زمین، آسمان، ملائکہ
جن وانس،عرش وکرسی،لوح وقلم وغیرہ) سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا
فرمایا۔ یہاں مِنْ بیانیہ ہے جیسے قرآن میں من روحی ہے۔لہٰذا یہاں ٹکڑا، حصہ یا جزو
ہونا لازم نہیں آتا۔

حدیث نمبر۱۹:۔ صحیح بخاری جلد۲ صفحہ۹۳۵، صحیح مسلم صفحہ۲۶۰ جلد۱
سنن ترمذی جلد۲ صفحہ۱۸۳، سنن ابو داؤد صفحہ۱۹۲ جلد۱۔میں سرکار کی دعا ہے:
اللھم اجعل لی نوراً فی قلبی.... الی.....واجعل لی نوراً ۔اس طویل حدیث
کا ترجمہ یہ ہے: یا اللہ میرے قلب میں نور اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور اور
میری دائیں جانب نور اور میری بائیں جانب نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور
اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے
پوست میں نور اور میرے گوشت میں نور، اے اللہ اور زیادہ کردے میرے لیے نور اور
عطا کر اور زیادہ نور اور بنادے میرے لیے نور اور بنادے میرے اعصاب میں نور
بنادے میری ذات کو نور اور بنادے مجھے مجسم نور۔ صحیح مسلم کی ایک روایت
کے آخر میں وارد ہے: الٰہی بنادے میرے دل میں نور۔
حضور ﷺ کی ہر دعا منظور ومقبول ہے۔تو ثابت ہوا حضور ﷺ کے تمام اعضاء مبارکہ
میں نور ہی نور تھا بلکہ خود حضور ﷺ نور ہی تھے۔اس لیے آپ کا سایہ نہ تھا۔

حدیث نمبر ۲۰:۔ مثلاً ترمذی میں بسند حسن مشکوٰۃ شریف اور دیگر کافی
کتب حدیث میں ہے: سرکار علیہ السلام نے فرمایا: کنت نبیا وآدم بین الروح

والجسد ۔میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح وجسد کے درمیان تھے یعنی پیدا بھی
نہیں ہوئے تھے۔

حدیث نمبر۲۱:۔ صحیح بخاری صفحہ۴۸۱، ۷۴۱، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، مطبوعہ
کراچی۔سرکار ﷺ نے چیلنج کرکے فرمایا: سلونی عما شئتم۔جو مرضی چاہے مجھ
سے پوچھو۔صحابہ نے جرح نہ کی کہ آپ غیب نہیں جانتے۔معلوم ہوا صحابہ کا اس پر
اجماع ہے حضور غیب دان کلی عالم ماکان ومایکون ہیں۔

حدیث نمبر۲۲:۔ صحیح بخاری صفحہ۵۵۹ جلد۱، مطبوعہ کراچی۔ترجمہ:۔حذیفہ
رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام نے ہم لوگوں کے سامنے خطبہ دیا
تو قیامت تک ہونے والی کوئی بات بھی نہ چھوڑی جس کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا
جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

فائدہ؛ معلوم ہوا میرے آقا عالم ﷺ ماکان ومایکون ہیں۔

حدیث نمبر۲۳:۔ صحیح بخاری صفحہ۶۴۷ جلد۱، صحابہ کرام نے جب حضور ﷺ
کی طرح صوم وصال کے روزے رکھنے شروع کئے تو کمزور ہو گئے تو آپ ﷺ نے
فرمایا: ایکم مثلی ۔تم میں سے کون ہے جو میری مثل ہو۔دوسری حدیث میں ہے:
انی لست مثلکم۔میں تمہاری مثل بالکل نہیں ہوں۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہلوایا یہ تعلیم تواضع کے
لیے ہے یعنی تواضعاً ایسا فرمائیں حقیقۃً مثل نہیں۔
دیکھو تفسیر معالم التنزیل بغوی، کبیر، خازن، مدارج النبوۃ وغیرہ۔

حدیث نمبر۲۴:۔صحیح بخاری صفحہ۷۶۱جلد۱۔ایک شخص نے پوچھا قیامت کب آئے گی۔آپ ﷺ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا کچھ جمع کر رکھا ہے۔وہ بولا بجز آپ کی اور آپ کے رب کی محبت کے کچھ جمع نہیں کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: انت مع من احببت۔تو اس کے ساتھ (قیامت کے دن) ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔
ایک اور حدیث میں ہے: المرء مع من احبّ۔آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اسے محبت ہوگی۔

حدیث نمبر۲۵:۔صحیح بخاری صفحہ۸۰۹جلد۱، ان العین نائمة و القلب یقظان۔حضور ﷺ کی آنکھ سوتی ہے دل جاگتا ہے۔ایک اور حدیث میں ہے: تنام عینای و لا ینام قلبی۔سرکار ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل جاگتا ہے

حدیث نمبر۲۶:۔صحیح بخاری صفحہ۸۴۶جلد۱۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاک دامنی کی آیات کے نزول سے پہلے سرکار ﷺ نے فرمایا: واللہ ما علمت فی اھل الاّ خیرا۔خدا کی قسم میں اپنی اہلیہ (عائشہ صدیقہ) میں بجز خیر کے اور کچھ نہیں دیکھتا۔

فائدہ: منکر و حضور ﷺ کی قسم کو مان جاؤ۔

حدیث نمبر۲۷:۔صحیح بخاری صفحہ۷۴۵جلد۱۔سرکار ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی یعنی کبھی کامیاب نہیں ہوگی جو اپنا سربراہ کسی عورت کو بنائے

حدیث نمبر۲۸:۔صحیح بخاری جلد۲صفحہ۲۱۶۔سرکار ﷺ نے امام حسن کے بارے فرمایا ہے یہ میرا بیٹا سیّد (سردار ہے) اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو

گروہوں (علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے گروہوں) کے درمیان صلح کرا دے گا۔

فائدہ: معلوم ہوا جناب معاویہ مومن کامل ہیں کیونکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمائی۔

حدیث نمبر۲۹:۔صحیح بخاری صفحہ۵۱۵جلد۳مترجم مطبع سعیدی کراچی۔بدر میں مارے جانے والے کفار کے بارے فرمایا: وہ سنتے ہیں ما انتم باسمع منھم ولکن لا یجیبون۔فرمایا اے صحابہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو یعنی مردے تم سے زیادہ سنتے ہیں لیکن وہ ایسا جواب نہیں دے سکتے۔(جسے تم سن سکو)

حدیث نمبر۳۰:۔مشکوٰة شریف باب المساجد میں عبدالرحمٰن بن عائش سے مروی ہے: سرکار ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار کو اچھی صورت میں دیکھا۔(یعنی میرے دیکھنے کی صورت اچھی تھی خدا بے صورت ہے) رب تعالیٰ نے اپنا دست قدرت (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) میرے سینہ پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے قلب میں پائی فعلمت ما فی السمٰوٰت و الارض۔تمام آسمانوں اور زمین کی جملہ اشیاء کا علم مجھے عطا فرما دیا گیا۔

حدیث نمبر۳۱:۔زرقانی علی المواھب میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے سرکار ﷺ نے فرمایا: ان اللہ رفع لی الدنا فانا انظر الیھا و الی ماھو کائن فیھا الی یوم القیامة انظر الی کفی ھذا۔اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ساری دنیا کو پیش فرمایا پس میں نے اس دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے کفِ دست کو دیکھتا ہوں۔(یا جیسے لوگ کف دست کو دیکھتے ہیں)

حدیث نمبر۳۲:۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھانا سنت ہے۔ ابو داؤد شریف صفحہ۱۱۲ جلد۱ میں ہے: حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کو دیکھا جب بھی حضور ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں کئے پھر اللہ اکبر کہا۔ مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ۱۵۱ جلد اول میں ہے: سرکار ﷺ تحریمہ میں کانوں تک ہاتھ اٹھاتے۔

حدیث نمبر۳۳:۔ مجمع الزوائد صفحہ۱۸۲ جلد۱ میں ہے: سینے تک ہاتھ اٹھانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے۔

کنز العمال صفحہ۱۸ جلد۸، مشکوٰۃ صفحہ۳۷۷، بیہقی، خصائص کبریٰ صفحہ۲۰۹۔ نماز میں عمامہ باندھنے کی سرکار ﷺ نے تاکید فرمائی۔

جامع صغیر صفحہ۲۰ جلد۲ میں ہے: سرکار ﷺ نے فرمایا کہ عمامہ کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرنا بلا عمامہ ستر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔ طبقات ابن سعد صفحہ۴۵۵ جلد۱ میں ہے: سرکار ﷺ نے عمامہ کبھی ترک نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر۳۴:۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مردوں کے لیے سنت ہے:۔ ملاحظہ ہو کنز العمال صفحہ۲۰۵، ۲۰۶ جلد۴، الدارمی صفحہ۱۴۶، ابو داؤد صفحہ۱۱۷ جلد۱، بیہقی شریف صفحہ۳۱ جلد۲، الدار قطنی صفحہ۱۰۷ جلد۱، مسند امام احمد بن حنبل صفحہ۱۱۰ جلد۱، آثار السنن صفحہ۷۱، نیل الاوطار للشوکانی صفحہ۱۹۵ جلد۲ میں غیر مقلدین کا پیشوا قاضی شوکانی مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے کہ

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنتِ رسول ﷺ ہے۔

حدیث نمبر۳۵:۔ امام کی اقتداء میں فاتحہ نہ پڑھنے کی حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

بخاری صفحہ۱۰۸ جلد۱، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ۱۶۴ جلد۱، مجمع الزوائد صفحہ۱۸۵ جلد۱، موطا امام مالک صفحہ۲۱، نسائی صفحہ۱۴۷ جلد۱، مسلم شریف صفحہ۱۷۲ جلد۱، بخاری صفحہ۹۵، ۱۰۱ جلد۱، ابن ماجہ صفحہ۶۱، دار قطنی صفحہ۱۲۴، ۱۲۵، کنز العمال صفحہ۱۲۹ جلد۴، طحاوی صفحہ۱۲۸ جلد۱۔

نبی پاک ﷺ کا فرمان کہ امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے

دار قطنی صفحہ۱۲۲، ۱۲۳، طحاوی صفحہ۱۴۸ جلد۱، کنز العمال صفحہ۱۳۱ ۱۳۲، جلد۲۔

صحابہ کرام امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے تھے

ملاحظہ ہو: مؤطا امام محمد صفحہ۷۸، ۷۹، ترمذی صفحہ۴۲ جلد۱، مؤطا امام مالک صفحہ۲۸، ۲۹، طحاوی صفحہ۱۲۹ جلد۱، بیہقی صفحہ۰ جلد۲، مجمع الزوائد صفحہ۱۸۵ جلد۱، دار قطنی صفحہ۱۲۶۔ لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کا حکم صرف امام و منفرد کے لیے ہے۔ مقتدی کی نماز بغیر فاتحہ جائز ہے۔ ملاحظہ ہو: ترمذی صفحہ۴۲ جلد۱، مؤطا امام مالک وغیرہ۔

حدیث نمبر۳۶:۔ آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔ ملاحظہ ہو: طحاوی صفحہ۳۴ جلد۱، بیہقی صفحہ۵۷ جلد۲۔

حدیث نمبر۳۷:۔ رکوع و سجود میں رفع یدین نہ کرنا حکم مصطفیٰ اور سنت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ بخاری صفحہ۱۰۹، ۱۱۰، جلد۱، ترمذی صفحہ۳۸، ۴۰ جلد۱، ابو داؤد صفحہ۱۳۱ جلد۱،

احکام الاحکام صفحہ۲۷، نسائی صفحہ۱۵۸، ۱۶۱، ۱۷۰ جلد۱، ابن ماجہ صفحہ۷۵، مسلم شریف صفحہ۱۶۹، ۱۷۰ جلد۱، طحاوی صفحہ۱۲۲ جلد۱، کنز العمال صفحہ۲۰۲، ۲۰۳ جلد۴ ابو داؤد صفحہ۱۴۴، ۱۱۶ جلد۱، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ۱۵۹، ۱۶۰ جلد۱، مسند امام احمدبن حنبل صفحہ۳۸۸ جلد۱۔

حدیث نمبر ۳۸:۔ سرکار علیہ السلام نے رکوع وسجود میں رفع یدین سے منع فرمایا۔ ملاحظہ ہو: مسلم شریف صفحہ۱۸۱ جلد۱۔ صحابہ کرام وسرکار ﷺ کی نماز میں صرف پہلی بار تحریمہ میں رفع یدین ہوتا تھا۔ ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد صفحہ۱۲۸ جلد۱، بیہقی صفحہ۷۸، ۸۰ جلد۲، طحاوی صفحہ۱۲۴، کنز العمال صفحہ۲۰۳ جلد۴۔

حدیث نمبر ۳۹:۔ سرکار ﷺ کا ارشاد:۔ تین رکعت وتر واجب ہیں۔ ملاحظہ ہو: ابو داؤد صفحہ۲۰۸ جلد۱، کنز العمال صفحہ۱۹۵، ۱۹۶ جلد۴۔ تین رکعات وتر اور دعائے قنوت سرکار ﷺ نے رکوع سے پہلے پڑھی۔ ملاحظہ ہو: دار قطنی صفحہ۱۷۵، ۱۷۶، مجمع الزوائد صفحہ۹۷ جلد۱، دار قطنی صفحہ۱۷۳۔

حدیث نمبر ۴۰:۔ نماز تراویح ۲۰ رکعت سنت مؤکدہ ہے۔ سرکار ﷺ ہمیشہ ۲۰ رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ ملاحظہ ہو: مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ۳۹۴ جلد۲، آثار السنن صفحہ۵۶ جلد۲، مجمع الزوائد صفحہ۱۷۲ جلد سوم، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۳ جلد۲، بیہقی صفحہ۴۹۶ جلد۲، سنن الکبریٰ للبیہقی صفحہ۴۹۶ جلد۲ ترمذی صفحہ۱۱۹ جلد۱، کنز العمال صفحہ۲۹۸ جلد۴، کتاب الاذکار للنوی صفحہ۸۳، غنیۃ الطالبین منسوب بہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔